Chapter 29 سورۃ العنکبوت The spider

آیات 69

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنور نے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾

1-ا یعنی اللہ، ل یعنی علیم، م یعنی حکیم (یعنی اللہ وہ جو لامحدود علم کا مالک ہے اور جو حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے (یہ اُس کا ارشاد ہے کہ)!

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَ ہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ﴿۲﴾

2- کیا انسانوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر وہ بس اتنا کہہ دیں کہ ہم ایمان لے آئے یعنی ہم نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کی سچائیوں کو تسلیم کر کے حالتِ امن میں داخل ہو گئے ہیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا اور ان کو آزمایا نہ جائے گا (کہ کیا وہ واقعیٔ احکام پر عمل بھی کر رہے ہیں یا نہیں یا صرف زبان سے ہی کہتے جا رہے ہیں کہ ہم ایمان والے ہیں)۔

وَ لَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَ لَیَعۡلَمَنَّ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۳﴾

3-اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم ان سے پہلے بھی لوگوں کو آزما چکے ہیں (جن کا دعویٰ تھا کہ ہم ایمان لے آئے)۔ لہٰذا، اب بھی جو لوگ سچے ہیں اور جو جھوٹے ہیں ان کے بارے میں اللہ ضرور معلوم کر لے گا کہ (ان کے دعوے کی صداقت کیا ہے)۔

اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ اَنۡ یَّسۡبِقُوۡنَا ؕ سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ ﴿۴﴾

4-(اور) جو لوگ بُرے عمل کرنے والے ہیں، تو کیا انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے۔ مگر بُرا ہے ان کا یہ (گمان) جس کو یہ اٹل سمجھ رہے ہیں۔

مَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ ؕ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۵﴾

5- (اور) جو کوئی اللہ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو اسے یقین کر لینا چاہیے کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا (اور اعمال کا جواب دینا پڑے گا) کیونکہ وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (اس لئے انہیں آخرت کی جوابدہی کو نہ ماننے والوں کے فریب میں نہیں آنا چاہیے)۔

وَمَنۡ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفۡسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۶

6-اور جو کوئی جدو جہد کرتا ہے تو وہ اپنے ہی لیے کرتا ہے (تا کہ اس کی زندگی سنور جائے۔ ورنہ) حقیقت یہ ہے کہ اللہ تو ویسے ہی سارے عالمین سے بے نیاز ہے (یعنی کوئی اچھی جدو جہد کرے یا بُری جدو جہد کرے یا بالکل ہی نہ کرے تو اِس سے اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا)۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِىۡ كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝۷

7-البتہ (ہمارا قانون یہ ہے کہ) جو لوگ نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر کے سنور نے سنوار نے کے کاموں کے لئے جدو جہد کریں گے تو ہم ضرور ان کی بُرائیاں دُور کر کے انہیں ان کے اعمال کا ایسا صلہ دیں گے جو حسین و جمیل ہوگا۔

وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ حُسۡنًا ؕ وَاِنۡ جَاهَدٰكَ لِتُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَـيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا ؕ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝۸

8-اور (جن حسین اعمال کے لئے) ہم نے انسان کو حکم دے رکھا ہے (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) اپنے ماں باپ سے حسین رویے اختیار کیے جائیں۔ البتہ اگر وہ یہ کوشش کریں کہ تم کسی اور کو میرے اختیار میں شریک کر لو جسے چاہے تم نہیں بھی جانتے ہو تو ان کی یہ بات ماننے سے انکار کر دو۔ (اور یہ بھی ہے) کہ تم لوٹ کر میری طرف آ رہے ہو جہاں میں تمہیں ضرور آگاہ کر دوں گا جو کچھ کہ تم کیا کرتے تھے۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَـنُدۡخِلَنَّهُمۡ فِى الصّٰلِحِيۡنَ ۝۹

9-اور (یہ بھی حقیقت ہے) کہ جو لوگ ایمان لائے اور سنور نے سنوار نے کے کام کرتے رہے تو یقین رکھو کہ ان کا شمار ایسے لوگوں میں کر لیا جائے گا جو صالح ہیں یعنی جو زندگی کو حسن وتوازن بخشنے کے لئے سنور نے سنوار نے کی جدو جہد میں مصروف رہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوۡذِىَ فِى اللّٰهِ جَعَلَ فِتۡنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَـئِنۡ جَآءَ نَـصۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكَ لَيَـقُوۡلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمۡ ؕ اَوَلَـيۡسَ اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِمَا فِىۡ صُدُوۡرِ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۱۰

10- مگر (دوسری جانب) انسانوں میں ایسے بھی ہیں جو ویسے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے لیکن جب اسی اللہ کے لئے وہ ایسے انسانوں سے (جنہوں نے اللہ کا انکار کر رکھا ہے) ستائے جاتے ہیں اور آزمائش میں ڈال دیے جاتے ہیں تو وہ اسے اللہ کا عذاب (سمجھ لیتے ہیں)۔ لیکن اگر تمہارے رب کی طرف سے (اس دوران) کوئی مدد آ جائے

تو پھر وہ (اہلِ ایمان) سے ضرور کہتے ہیں! کہ یقین جانو کہ ہم لوگ تمہارے ساتھ ہیں۔ (لیکن ان سے پوچھو کہ) کیا اللہ اپنے ان سارے علمی جہانوں کے اندر جو راز چھپے ہیں انہیں نہیں جانتا؟

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

11- لیکن (یہ اللہ کا طریقہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں کسی کا دعویٰ ہے تو وہ اس کی سچائی کا اظہار کروا کے رہتا ہے)۔ چنانچہ وہ لوگ جو ایمان لائے (یعنی جنہوں نے اللہ کے احکام وقوانین کو تسلیم کرلیا ہے) اور وہ جو منافق ہیں (یعنی جو بظاہر کہتے ہیں کہ ہم بھی اللہ کے احکام تسلیم کرنے والوں میں سے ہیں مگر باطنی طور پر وہ انکار کرنے والوں میں ہوتے ہیں) تو ان (سب کے بارے میں) اللہ ضرور معلوم کرلے گا (کہ کون اپنے دعوے میں سچے ہیں)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾

12- اور وہ لوگ جو کافر ہیں، وہ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم ہماری راہ پر چلو تو تمہاری خطاؤں (کا بوجھ) ہم اٹھالیں گے۔ حالانکہ وہ ان کی خطاؤں میں سے کسی چیز کا (بوجھ) نہیں اٹھا سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع 1 13 13

13- البتہ وہ بوجھ ضرور اٹھائیں گے (جن میں ان کے) اپنے (گناہوں کے) بوجھ بھی ہونگے اور ان کے ساتھ اور بہت سے بوجھ بھی ہوں گے (ان لوگوں کے گناہوں کے جن کو یہ گمراہ کرتے رہے)۔ اور قیامت کے دن ان سے ضرور باز پُرس ہوگی کہ وہ اپنی طرف سے جھوٹی باتیں گھڑ کر (اللہ سے کیوں منسوب کرتے رہے اور لوگوں کو ان کی بناء پر بہکاتے رہے)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

14- بہر حال (جھوٹ کی، گمراہی کی اور سچائی کی کشمکش کوئی نئی نہیں، یہ شروع سے چلی آرہی۔ مثال کے طور پر نوحؑ کی سرگزشت پر غور کرو تو) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ اسے ہم نے اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں ساڑھے نوسو برس تک رہا۔ مگر (آخر کار وہ لوگ ایسے عذاب کی گرفت میں آگئے جس میں) انہیں طوفان نے پکڑ لیا۔ اور (وجہ اس عذاب کی یہ تھی کہ) وہ ظالم تھے یعنی وہ حقوق کو جھٹلاتے تھے یا انہیں کم کرکے انسانوں کے ساتھ جبر وزیادتی وبے انصافی کرنے کے مجرم تھے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾

15-(وہ غرق کردیے گئے) مگر ہم نے اسے اور کشتی میں جو اس کے ساتھ تھے (ان سب کو) بچالیا۔ اور (اس واقعۂ کو) اقوامِ عالم کے لئے آیت بنادیا یعنی ایک سبق آموز آگاہی بنادیا (تاکہ دنیا کو خبر رہے کہ سرکش اور ظالم قوموں کا حشر کیا ہوتا ہے)۔

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١٦

16-اور (اسی طرح) ابراہیم (کی داستان بھی ہے) جس نے اپنی قوم سے کہا تھا! کہ صرف اللہ کی غلامی واطاعت کیا کرو اور تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹے رہو۔ کیونکہ اگر تم (اس حقیقت کو) جان جاؤ گے تو یہ تمہارے لئے خیر کا باعث ہوگا یعنی یہ تمہارے لئے خوشگواری وسرفرازی کا باعث ہوگا۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝١٧

17-(اور اس نے یہ بھی کہا تھا کہ) تم جن کی غلامی واطاعت کررہے ہو، وہ تو محض بت ہیں۔ اور (پھر ان کے متعلق) جھوٹے فسانے وضع کرکے (انہیں ان کے پیروکاروں میں پھیلاتے رہتے ہو، حالانکہ) حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کے سوا جن کی غلامی کرتے ہو، ان کے پاس تو یہ اختیار ہی نہیں کہ تمہیں رزق پہنچاسکیں۔ لہٰذا تم (بتوں سے رزق مانگنے کی بجائے) اللہ کے پاس سے رزق تلاش کرو اور اسی کی غلامی واطاعت کرو۔ اور اسی کا شکر ادا کرو۔ کیونکہ اسی کی طرف تم لوٹ کر جارہے ہو (جہاں تمہیں اعمال کی جوابدہی کا سامنا کرنا ہوگا)۔

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٨

18-اور اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو (تو بغیر عقل وبصیرت استعمال کیے جھٹلاتے ہو۔ اور اسی طرح) تم سے پہلے بہت سی امتیں (اپنے رسولوں کے پیغامات) کو جھٹلا چکی ہیں مگر رسول کے ذمے (اللہ نے جو کام لگایا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اس کے پیغام کو) صاف وشفاف طور پر (انسانوں کو) پہنچادے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝١٩

19-بلکہ (اگر یہ عقل وبصیرت سے کام لیں تو) کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ کس طرح تخلیق کی ابتداء کرتا ہے۔ پھر اس کا اعادہ کرتا ہے (یعنی مخلوق کے بعد اس کی اسی جیسی نسل پیدا ہوتی چلی جاتی ہے، اور یہ بھی ہے کہ مرجانے کے بعد وہ دوبارا زندگی دے کر جوابدہی کے لئے سامنے لے آئے گا۔ اور) حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ کے لئے بڑا ہی آسان ہے۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٠ۚ

20-(پھر ہم نے ابراہیمؑ سے کہا! کہ) ان سے کہو (کہ اگر تم نازل کردہ سچائیوں کو تسلیم نہیں کرتے تو ذرا) زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے پہلی بار (کیسے کسی وجود کو) تخلیق کیا۔ لہٰذا، اللہ (کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ اس کو اس کے ختم ہو جانے یا مر جانے کے بعد دوسری یا آخری بار تخلیق نہ کر سکے) اور اللہ دوسری بار زندگی دے گا (جس میں اعمال کی جوابدہی ہوگی کیونکہ اگر تم) تحقیق کرو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ اللہ نے ہر چیز پر اس کی مناسبت کے پیمانے مقرر کر کے اس پر اپنا اختیار قائم کر رکھا ہے۔ (یوں ہی طے کردہ پیمانوں کے مطابق ہی اعمال کی جزا و سزا ہوگی)۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۤءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۤءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

21-اور وہ جسے مناسب سمجھتا ہے اسے عذاب کی گرفت میں لے لیتا ہے اور جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے اسے قدم بہ قدم اپنی مدد و رہنمائی سے اس کے کمال تک لئے جاتا ہے۔ (اس لئے یاد رکھو کہ) تم اسی کی طرف لوٹ کر چلے جا رہے ہو (جہاں اعمال کی جوابدہی کا سامنا کرنا ہی پڑے گا)۔

وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۤءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ ع 2/9/14

22-اور (یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ کو) تم نہ زمین میں بے بس کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں (یعنی چاہے تم ساری زمین کو تسخیر کر لو یا سارے آسمان کو، پھر بھی تم اللہ سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے اور تمہیں اپنے اعمال کا جواب دینا ہی ہوگا) جہاں تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی بھی چارہ ساز اور مدد کرنے والا نہیں ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۤىِٕهٖۤ اُولٰۤىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۤىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾

23-اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیات کا اور اس کی ملاقات سے انکار کر رکھا ہے، تو یہ وہ ہیں جو میری رحمت سے یعنی نشو و نما دینے والی میری مدد و رہنمائی سے مایوس ہیں (اور سمجھتے ہیں کہ اس رحمت کا وجود ہی نہیں۔ لہٰذا، من مانی کرتے جاؤ)۔ چنانچہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے الم انگیز عذاب ہے۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

24-بہرحال (ابراہیمؑ اپنی قوم کو یہ سب کچھ دلائل کے ساتھ دلنشین انداز سے سمجھاتا رہا۔ لیکن) اس کی قوم کی طرف سے، اس کا جواب اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ (ابراہیمؑ کو پکڑو)۔ اسے قتل کر دو یا اسے (زندہ) آگ میں جلا دو۔ (ان کی طرف سے یہ خالی دھمکی نہیں تھی بلکہ انہوں نے سچ مچ ایسا کر ڈالا)۔ مگر اللہ نے اس کو آگ سے بچا لیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ قوم جس نے نازل کردہ احکام و قوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر رکھا ہے تو اس کے لئے (اس واقعہ) میں سبق آموز

آگاہی کی باتیں ہیں۔

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

25-اور ابراہیم نے ان سے (یعنی اپنی قوم سے) یہ بھی کہا تھا! کہ تم نے اللہ کو چھوڑ کر اس لئے بت بنا رکھے ہیں (اور ان کی پرستش کرتے ہو کہ) تم آپس میں دنیا کی زندگی میں ایک دوسرے سے دوستی نبھانا چاہتے ہو (یعنی ایک دوسرے کو خوش کرنے کے لئے تم اپنے شرک اور کفر سے اپنا اتحاد قائم رکھنا چاہتے ہو)۔ حالانکہ جب قیامت کا دن طاری ہوگا (اور اپنے اپنے اعمال کا جواب دینا پڑے گا) تو تم میں سے ہر ایک، ایک دوسرے (کی دوستی) کا انکار کرکے (اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرے گا) لیکن تمہارا اٹھکانہ جہنم میں کر دیا جائے گا اور کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا۔

وقف لازم

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾

26-(ابراہیمؑ کی اس ساری تلقین اور تنبیہہ کے باوجود، اس قوم میں سے، اس وقت) صرف لُوط اس پر ایمان لایا۔ (اس لئے جب ابراہیمؑ کو یقین ہوگیا کہ اس کی قوم اس کی کوئی بات ماننے والی نہیں) تو اس نے کہا! میں اپنے رب کی طرف ہجرت کر جاتا ہوں (یعنی اب میں اللہ کی کسی ایسی سرزمین پر چلا جاتا ہوں جہاں اس کے احکام وقوانین پر مبنی نظام کو قائم کیا جا سکے) کیونکہ وہ لامحدود قوتوں کا مالک ہے اور درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کرکے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾

27-چنانچہ (ابراہیمؑ اپنی قوم کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلا گیا، جہاں) ہم نے اسے اسحٰق (جیسا بیٹا) دیا اور یعقوب (جیسا پوتا) دیا۔ اور ہم نے اس کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی (یعنی ابراہیمؑ کی نسل میں نبوت بھی عطا کی جاتی رہی اور ان پر کتاب یعنی احکام وقوانین بھی نازل کیے جاتے رہے۔ بہرحال، ابراہیمؑ نے جو جدوجہد جاری رکھی) تو ہم نے اسے دنیا میں بھی اجر عطا کیا اور آخرت میں اس کا شمار ان میں ہوگا جو دنیا کو بدصورتی اور برائیوں سے پاک کرنے کے لئے سنور نے سنوارنے کی تگ ودو کرتے رہتے ہیں (صالحین)۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾

28-اور (اسی طرح داستانِ) لُوط ہے کیونکہ جب اس نے (نبوت ملنے کے بعد) اپنی قوم کے لوگوں سے کہا! کہ تم

یقیناً (ایسا کام) کرتے ہو کہ (اللہ) کی طے شدہ جنسی حدوں کو توڑتے ہو (فَـاحِشَة)۔ (اور یہ کام وہ ہے) جو تم سے پہلے دنیا جہان والوں میں سے کسی نے نہ کیا ہوگا۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۲۹

29-(اور) کیا تم واقعئی (عورتوں کو چھوڑ کر) مردوں کے ساتھ (اپنی جنسی خواہش پوری نہیں) کرتے ہو اور رہزنی کرتے ہو اور اپنی محفلوں میں وہ کچھ کرتے ہو جس سے اللہ نے منع کر رکھا ہے (المنکر)۔ مگر اس کی قوم کے (پاس اس کی ان باتوں کا) کوئی جواب نہ تھا سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا! کہ اگر تم ان لوگوں میں سے ہو (جن کے دعوے) سچے ہوتے ہیں (اور تمہارا دعویٰ ہے کہ ہماری ان حرکتوں سے عذاب آجائے گا) تو پھر ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۳۰ع

ع 3/8/15

30-اس پر لُوط نے اپنے رب سے التجا کی کہ (اے میرے رب!) اس قوم کے لوگوں نے امن واطمینان تباہ کر کے زندگی کے حسن وتوازن کو برباد کر رکھا ہے۔ (لٰہذا' تُو ایسا کر کہ ان کے مقابلے میں) میری مدد فرما۔

وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۳۱ښ

31-اور (اس واقعہ کی ایک کڑی اور بھی ہے اور وہ یہ کہ) جب ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس (بیٹے) کی خوشخبری لے کر آئے اور انہوں نے (ساتھ ہی) یہ بھی بتلایا کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم (لُوط والی) بستی کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں کیونکہ وہاں کے رہنے والے لوگ واقعئی ایسے ہیں جو ظالم ہیں۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۲

32-تو ابراہیم نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ (اس بستی میں (خود) لُوط (بھی آباد) ہے۔ (تو کیا بستی والوں کے ساتھ اسے بھی ہلاک کر دیا جائے گا)۔ انہوں نے کہا! ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہاں کون کون (آباد) ہے۔ البتہ سوائے اس کی بیوی کے ہم اس کو اور اس کے ساتھیوں کو (اس تباہی) سے محفوظ رکھیں گے (اور اس کی بیوی اس تباہی سے اس لئے محفوظ نہیں کی جائے گی) کیونکہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے (یعنی وہ ان لوگوں کا ساتھ دیتی ہے جن پر عذاب طاری ہوگا)۔

وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۳

33-اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لُوط کے پاس آئے (تو وہ بستی والوں کے بُرائی والے روّیے کے اندیشے سے اور ان کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کے خیال سے) افسردہ و پریشان ہوا (کہ معلوم نہیں بستی والے ان سے کیا سلوک کریں) اور (اس طرح) ان کی وجہ سے اس کے دل میں تنگی پیدا ہوئی۔ مگر انہوں نے کہا! کہ ڈرنے اور غمگین ہونے کی ضرورت نہیں ہے (کیونکہ ہم ایسے مہمان نہیں ہیں کہ جن کے ساتھ یہ بد اخلاقی کر سکیں۔ ہم تو اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور) حقیقت یہ ہے کہ ہم تمہاری بیوی کے سوا تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو (تباہی سے) محفوظ کر لیں گے۔ (اور تمہاری بیوی کو اس لئے نہیں بچایا جائے گا کہ) وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے (یعنی وہ ان کا ساتھ دینے والی ہے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں)۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾

34-(اور) حقیقت یہ ہے کہ ہم اس بستی پر آسمان سے سخت تباہی نازل کرنے والے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے نشو و نما دینے والی حفاظتوں سے نکل کر خرابی پیدا کرنے والا راستہ اختیار کر رکھا ہے (فسق)۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾

35-چنانچہ (وہ قوم تباہ ہوگئی اور اس واقعہ میں بھی) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے ایسی قوم کے لئے جو عقل و بصیرت سے کام لیتی ہے واضح طور پر سبق آموز آگاہی کی باتیں رکھی ہوئی ہیں۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

36-اور (اسی طرح) مدین کے رہنے والوں کی طرف ان کے بھائی بندوں میں سے شعیب کو بھیجا۔ اور پھر اس نے ان سے کہا کہ! اے میری قوم کے لوگو! تم اللہ کی غلامی و اطاعت کرو تو آخرت کے دن (تم خوشگواریوں اور سرفرازیوں) کے امیدوار ہو جاؤ گے۔ مگر (اس کے لئے ضروری ہے کہ) زمین میں امن و اطمینان مت تباہ کرو اور مت زندگی کا حسن و توازن برباد کرتے پھرو (مفسد)۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

37-لیکن انہوں نے (شعیبؑ کی تلقین کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ وہ) اس کی بات کو جھٹلاتے رہے۔ (نتیجہ یہ ہوا) کہ انہیں (ایک تباہ کن) زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ اور پھر صبح (کو یہ دیکھا گیا کہ) وہ اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے تھے۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۣ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا

مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ ۟ۙ﴿۳۸﴾

38-اور (اسی طرح) عاد اور ثمود (والوں کو ہلاک کر دیا گیا)۔ اور تحقیق کرنے والے بھی جانتے ہیں (اور ان کی تباہی کی داستانوں کے بارے میں) تم پر بھی ان کے رہنے کے مقامات (کے کھنڈرات سے) ظاہر ہو جاتا ہوگا (کہ انہیں ان کی سرکشی اور ظلم کی کس قدر تباہ کن سزا ملی تھی کیونکہ) ان کے اعمال کو شیطان نے ان کے لئے خوشنما بنا رکھا تھا اور اس طرح انہیں (صحیح) راستے کی طرف آنے سے روک دیا ہوا تھا۔ اور یہ بھی ہے کہ (وہ لوگ یہ سرکشیاں جہالت یا بے خبری میں نہیں کرتے تھے بلکہ تمام غلط کام) سمجھتے سوچتے اور دیکھتے بھالتے ہوئے کیا کرتے تھے۔

وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ ۟ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا كَانُوۡا سٰبِقِيۡنَ ۟ۚ﴿۳۹﴾

39-اور (اسی طرح) قارون، فرعون اور ہامان (کی سرگزشت ہے) ان کی طرف موسیٰ واضح دلائل کے ساتھ آیا۔ لیکن انہوں نے زمین میں جو تکبر کر رکھا تھا (اس سے باز نہ آئے اور یہی دعوے کرتے رہے کہ بڑائی بس ان کے لئے ہے۔ پھر جب انہیں تباہی کی گرفت میں لیا جاتا رہا تو وہ پوری قوت سے بچ نکلنے کی کوشش کرتے رہے) مگر وہ بچ کر بھاگ نہیں سکتے تھے۔

فَكُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ‌ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِ حَاصِبًا‌ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّيۡحَةُ‌ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ‌ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا‌ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۰﴾

40-(غرضیکہ اِسی طرح گزری ہوئی قوموں پر تباہی آئی تو یہ ان کی غلط روشِ زندگی کی بناء پر تھا)۔ لہٰذا (ان میں سے) ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کی وجہ سے اپنی گرفت میں لے لیا۔ ان میں سے (بعض ایسے تھے) جن پر پتھروں کی بارش کر دی گئی۔ اور ان میں سے (بعض کو تباہی کی) سخت و مہیب آواز نے آ پکڑا۔ اور ان میں (بعض) کو ہم نے زمین میں دھنسا کے رکھ دیا۔ اور ان میں سے (بعض) کو ہم نے غرق کر دیا۔ مگر (ایسا کبھی نہیں کیا گیا) کہ اللہ ان پر ظلم کرتا۔ وہ تو خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔

مَثَلُ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ كَمَثَلِ الۡعَنۡكَبُوۡتِ‌ۖ اِتَّخَذَتۡ بَيۡتًا‌ ؕ وَاِنَّ اَوۡهَنَ الۡبُيُوۡتِ لَبَيۡتُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ‌ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۱﴾

41-(حالانکہ ان کے پاس بڑی قوت اور ساز و سامان تھا۔ مگر وہ اسے کمزوروں اور مظلوموں کی حفاظت کے لئے نہیں بلکہ انہیں کچلنے کے لئے استعمال کرتے رہے۔ چنانچہ) وہ لوگ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر (یعنی اللہ کے احکام و قوانین چھوڑ کر) اوروں کو اپنا سرپرست بنا لیا تو ان کی مثال مکڑی کی مانند ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے۔ اور (اگر غور کرو تو) سب

سے کمزور ترین گھر مکڑی کا ہے (کیونکہ وہ اپنے سے کمزور کو تو اس میں پھانس لیتی ہے، لیکن جب مقابلہ اپنے سے زیادہ زور آور سے آپڑے تو وہی گھر اسے پناہ نہیں دے سکتا اور اتنا کمزور کہ تنکوں پر لپیٹا جا سکتا ہے)۔ کتنا ہی اچھا ہوتا! اگر (غلط روشِ زندگی کی وجہ سے تباہ ہو جانے والے زندگی کی ان سچائیوں کو بھی) جان جاتے (تو وہ تباہ ہونے سے بچ جاتے)۔

اِنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۴۲﴾

42-اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر کسی شے سے بھی دُعائیں مانگتے ہیں تو وہ سب اللہ کے علم میں ہوتا ہے کیونکہ وہ لامحدود غالب قوتوں کا مالک ہے اور درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے۔

وَ تِلۡکَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُہَا لِلنَّاسِ ۚ وَ مَا یَعۡقِلُہَاۤ اِلَّا الۡعٰلِمُوۡنَ ﴿۴۳﴾

43-اور ہم یہ مثالیں نوعِ انسان کے لئے بیان کرتے ہیں مگر ان کو وہی سمجھتے ہیں جو علم والے ہیں۔

ع 4 14 16

خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴۴﴾

44-(لہٰذا، جو شخص عقل و فکر سے کام لیتا ہے تو اس پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ) اللہ نے حق کے ساتھ یعنی عادلانہ حقیقتوں و قوانین و مقصد کے ساتھ آسمانوں اور زمین کو یعنی ساری کائنات کو درست توازن و تناسب کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کیا (تخلیق)۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اس میں اہلِ ایمان کے لئے آیت ہے یعنی علم و آگاہی ہے۔

الجزء 21

اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۵﴾

45-(لہٰذا، اے رسولؐ) جو کتاب یعنی جو ضابطۂ احکام و قوانین تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے اس کو تم (لوگوں کے سامنے) پیش کرتے رہو اور (اس کے مطابق) صلوٰۃ قائم کرو یعنی نماز سمیت اللہ کے احکام و قوانین کا نظام قائم کرو۔ اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ (یہ نظامِ) صلوٰۃ فحش کو یعنی اللہ کی طے شدہ جنسی حدوں کو توڑنے سے روک دیتا ہے۔ اور ان تمام غلط کاموں کو کرنے سے روک دیتا ہے جن سے اللہ نے منع کر رکھا ہے (المنکر)۔ چنانچہ یہ ہے اللہ کا ذکر یعنی اللہ کا نازل کردہ قران اور اِس کی تعلیم و آگاہی (جو تمام آگاہیوں) سے برتر ہے۔ مگر جو کچھ تم کاراگریاں کرتے رہتے ہو وہ اللہ کے علم میں ہے (یعنی نظامِ صلوٰۃ قائم کرنے کی بجائے تم مختلف حیلے بہانوں کی بناء پر اپنے بنائے ہوئے نظاموں کو لاگو

کرتے ہوتو وہ سب اللہ کے علم میں ہے)۔

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

46-اور (اے اہلِ ایمان) تم اہلِ کتاب سے بحث وتمحیص میں مت اُلجھو بلکہ نہایت حسین انداز سے (مناسب و معقول دلائل پیش کرو)۔مگر ان میں سے جو ظلم کرنے والے ہیں (تو ان کے ساتھ یہ حسین انداز اختیار نہ کیا جائے)۔ اور تم انہیں آگاہ کر دو! کہ جو کچھ ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے تو ہم ان کی صداقتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔اور جس کی ہم اطاعت و پرستش کرتے ہیں اور جس کی تم اطاعت و پرستش کرتے ہوتو وہ ایک ہی (اللہ) ہے۔اور ہم اسی کے مسلم یعنی اسی کے اطاعت گزار و فرماں بردار ہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

47-اور اسی طرح (اے رسولؐ) ہم نے یہ کتاب یعنی یہ ضابطۂ احکام و قوانین تمہاری طرف نازل کیا۔ چنانچہ جن لوگوں کو ہم کتاب عطا کر چکے ہیں تو وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں (کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ قرآن مکمل وحی ہے)۔اور ان (اہلِ عرب) میں سے بھی ایسے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔لیکن ہماری آیات کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

48-اور (باقی رہا یہ سوال کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور اسے خود ہی وضع نہیں کر لیا گیا۔تو یہ بات بھی بڑی واضع ہے کہ جو لوگ اے رسولؐ! تمہیں جانتے ہیں ان میں سے ہر شخص یہ جانتا ہے کہ قرآن کے نازل) ہونے سے پہلے تم نہ کوئی کتاب پڑھ سکتے تھے اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ سکتے تھے۔(اگر ایسا ہوتا کہ قرآن نازل ہونے سے پہلے تم لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو) اس صورت میں (وہ لوگ) جو اسے باطل قرار دیتے ہیں وہ شک میں پڑ سکتے تھے (کہ تم نے اسے خود ہی وضع کر لیا ہے)۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

49-(یہ تو ہے قرآن کے لئے خارجی شہادت کہ یہ واقعی اللہ کا نازل کردہ ہے اور اس کے لئے داخلی شہادت خود اس کی تعلیم ہے) کیونکہ اس کی آیات یعنی اس کے احکام و قوانین و سچائیاں اس قدر واضح ہیں کہ وہ لوگ جنہیں علم عطا کیا گیا

ہے (جب وہ ان پر غور وفکر کرتے ہیں تو) یہ ان کے احساسات میں اُتر جاتی ہیں اِس لئے سوائے ظالموں کے ہماری آیات کا کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

50-اور (کافر اور ظالم ان احکام وقوانین کا انکار کرتے ہیں، وہ بجائے قرآن کے حقائق پر غور کرنے کے) یہ کہتے رہتے ہیں کہ کیوں نہ اس پر (یعنی محمدؐ پر) اس کے رب کی طرف سے نشانیاں (یعنی معجزات) نازل کیے گئے۔ تو ان سے کہہ دیں! کہ بلاشبہ نشانیاں تو صرف اللہ ہی کے پاس ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ میں تو صرف غلط روشِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے والا ہوں۔

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع 5/7/1

51-بلکہ (ان کو یہ بھی بتاؤ کہ) کیا ان کے لئے کافی نہیں ہے جو ہم نے ضابطۂ احکام وقوانین تم پر نازل کیا ہے اور ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ پھر جو قوم اس کی صداقتوں کو تسلیم کرلے گی تو اس کے لئے اس میں تعلیم وآگاہی بھی ہے اور قدم بہ قدم ایسی مدد ورہنمائی ہے جو اسے اس کے کمال تک لے جائے گی۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

52-(اور) انہیں بتادو (کہ مجھے اللہ کی طرف سے جو ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ میں آگاہ کردوں کہ نازل کردہ احکام وقوانین پر عمل نہ کیا جائے تو تباہ کن نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو یہ فرض میں نے پورا کردیا ہے۔ اور اس کے لئے) میرے درمیان اور تمہارے درمیان اللہ کا گواہ ہونا کافی ہے کیونکہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس کا اسے مکمل علم ہے۔ اور (یاد رکھو کہ) جو لوگ باطل پر یعنی سچائیوں کے خلاف باتوں کو تسلیم کرتے ہیں اور اللہ کے احکام وقوانین کی صداقتوں کو ماننے سے انکار کردیتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جنہیں خسارے کا سامنا کرنا پڑے گا۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾

53-اور (اے رسولؐ! ان کی حالت یہ ہے کہ ان سچائیوں پر غور وفکر کرکے انہیں تسلیم کرنے کی بجائے) وہ تم سے (مطالبہ کرتے ہیں کہ جس) عذاب (کی دھمکی دیتے ہو اُسے) جلدی لے کر آؤ۔ لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) اگر (ہمارے قانونِ مہلت کے مطابق اعمال اور اس کے نتائج کے درمیان) وقفہ مقرر نہ کردیا گیا ہوتا تو ان پر کبھی کا عذاب آچکا ہوتا۔ لیکن وہ ان پر ضرور (آئے گا اور) اچانک آئے گا اور انہیں خبر تک نہ ہوگی۔

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۙ۝۵۴

54-(اور یہ مخالفین، اے رسولؐ) تم سے عذاب کو جلدی لانے کا (بار بار مطالبہ) کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو جنہوں نے نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا ہے انہیں جہنم نے (چاروں طرف سے) گھیرے میں لے رکھا ہے (مگر ان کو خبر نہیں ہے ورنہ وہ کبھی عذاب کو جلدی لانے کا مطالبہ نہ کرتے)۔

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۵

55-(اور پھر جس) دن وہ عذاب طاری ہوگا تو وہ انہیں اوپر سے لے کر پاؤں کے نیچے تک ڈھانپ لے گا۔ اور ارشاد ہوگا! کہ جو جو تم (غلط) کام کیا کرتے تھے (اب ان کے نتائج کی سزا کا مزہ) چکھو۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝۵۶

56-(ان کے برعکس) وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ احکام وقوانین کی سچائیوں کو تسلیم کر رکھا ہوگا (اور اس کی وجہ سے کہیں پر ان کے لئے زمین تنگ کر دی گئی تو انہیں کہہ دیا جائے گا کہ) اے میرے اطاعت گزارو! یقین رکھو کہ میری زمین بہت وسیع ہے (جہاں تمہیں آسانیاں اور خوشگواریاں میسر آجائیں گی) لیکن تم میری ہی غلامی و اطاعت کرتے رہنا۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۵۷

57-(بہرحال کافر ہوں یا مومن) ہر شخص کو موت کا ذائقہ چکھنا پڑے گا۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ تم ہماری طرف لوٹ کر چلے آرہے ہو (جہاں تمہیں اپنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا)۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۖۗ ۝۵۸

58-اور (آگاہ رہو کہ) جو لوگ نازل کردہ احکام وقوانین کی سچائیوں کو تسلیم کر کے سنورنے سنوارنے کے کام کرتے رہیں گے تو ہم انہیں ضرور جنت کے بلند مقامات عطا کریں گے۔ (ایسی جنت) کہ جس کے نیچے ندیاں رواں ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور حسین) عمل کرنے والوں کے لئے یہ کس قدر نعمتوں سے بھرا اجر ہے (یہ وہی جان سکیں گے جن کو یہ میسر آئے گا)۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۵۹

59-جو لوگ (اللہ کے احکامات کی پیروی پر) ڈٹے رہتے ہیں اور اپنے رب پر مکمل بھروسہ رکھتے ہیں (تو یہ جنت کے

بلند مقامات بھی انہیں ہی میسر آتے ہیں)۔

وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ دَآبَّةٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرۡزُقُهَا وَاِيَّاكُمۡ ۖ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۶۰﴾

60-اور (جو اللہ پر بھروسے کے لئے تذبذب کا شکار ہوں اور رزق کے ملنے نہ ملنے کے اندیشے میں مبتلا رہنے والے ہوں تو ان سے کہو کہ ذرا کائنات میں غور کرو، اور دیکھو کہ) کتنے ذی حیات ایسے ہیں جو اپنا رزق اٹھائے اٹھائے نہیں پھرتے۔ (یاد رکھو کہ) اللہ انہیں بھی رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی۔ اس لئے کہ (وہ سب کی) سنتا اور (ہر ایک کی ضروریات سے) واقف ہے۔

(**نوٹ**: اگر ذی حیات خاص کر انسان کہیں رزق سے محروم رہ جاتے ہیں تو یہ انسان کے خودساختہ نظاموں کی وجہ سے ہے۔ اس لئے اللہ کا واضح حکم ہے کہ "ہم نے ہر امت میں اس کے لئے رسول بھیجا تا کہ وہ آگاہی دے دے کہ طاغوت یعنی انسانوں کے خودساختہ سرکش نظاموں سے بچ جاؤ اور صرف اللہ کے احکام وقوانین کی پیروی کرو، 16/36 اور اللہ کے احکام وقوانین کی انفرادی طور پر پیروی کرنے کے علاوہ ان کو اجتماعی طور پر لاگو کرنا ان کی ذمہ داری ہے جن کو خلافتیں عطا کی جاتی ہیں 27/62۔ اور یہ تباہ کن نتائج انسانوں میں رزق سے محرومی، رسوائیوں، خوف اور تباہیوں کی شکلوں میں ہوتے ہیں، لہٰذا، اسلامی ریاست میں مال و دولت کو اِس طرح تقسیم نہیں ہونا چاہیے کہ وہ دولت مندوں کے طبقہ میں ہی گردش کرتی رہے، 59/7)۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۶۱﴾

61-اور (ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ یہ خارجی کائنات میں اللہ کے قوانین کے اٹل ہونے کو تو تسلیم کرتے ہیں لیکن انسان کی دنیا کو اس سے باہر رکھنا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر) اگر ان سے پوچھو! کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے تخلیق کیا ہے اور کس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے یعنی قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے تو یہ کہیں گے کہ اللہ ہی نے ایسا کر رکھا ہے (تو پھر ان سے پوچھا جائے کہ تم انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کی تشکیل بھی اسی کے قوانین کے مطابق کیوں نہیں کرتے) اور پھر یہاں پہنچ کر تم کیوں الٹے پھر جاتے ہو؟

اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۶۲﴾

62-(اور یہ بھی یاد رکھو کہ) اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے زندگی کی نشوونما کا سامان فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے (مناسب سمجھتا ہے) اس کے لئے نپا تلا کر دیتا ہے (تا کہ جن کو زیادہ دیا گیا ہے ان کی آزمائش ہو جائے، اور جن کو خزانے دیے گئے ہیں وہ سب کچھ اپنے پاس رکھ کر متکبر نہ ہو جائیں، 28/76,77)۔ یقین کر لو کہ اللہ ہر شے کا علم رکھتا ہے (اور جانتا ہے کہ کس نے اس کے حکم کے مطابق حقیقی ضرورت مندوں کے لئے اپنا رزق کھلا رکھا

ہوا ہے، 2/177، 9/60۔ اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ وہ کون ہیں جو چاہے خود تنگی میں ہوں مگر وہ حقیقی ضرورت مندوں کی ضروریات کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں کیونکہ انہی لوگوں کے لئے حقیقی کامرانی ہوتی ہے، 59/9)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

ع 6 12 2

63- اور (آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بارے میں پوچھنے کے بعد) اگر تم ان سے پوچھو! کہ کس نے آسمان سے پانی نازل کیا اور پھر اس سے مُردہ زمین کو زندگی عطا کر دی (اور لہلہاتی ہوئی نباتات اُبھر آئیں) تو یہ ضرور کہیں گے! کہ یہ اللہ (نے ہی ایسا کیا ہے)۔ تو پھر ان سے کہو کہ (جب تم اعتراف کرتے ہو کہ) ساری تحسین و آفرین اللہ ہی کے لئے ہے تو پھر تم میں سے اکثر لوگ عقل کیوں نہیں استعمال کرتے (تا کہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی بھی اسی اللہ کے احکام و قوانین کے مطابق تشکیل پا جائے)۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾

وقف لازم

64- اور (اگر یہ پھر بھی تسلیم نہ کریں تو ان کو آگاہی دو کہ) یہ دنیا کی زندگی سوائے کھیل تماشے کے کچھ نہیں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ زندگی وہی ہے جو مقامِ آخرت ہے (یعنی مر جانے کے بعد جو زندگی ملے گی اور اس میں اعمال کا جو بدلہ ملے گا وہی اصل ٹھکانہ ہوگا یعنی جنہیں جنت ملی وہی ان کا ٹھکانہ ہوگا۔ اس لئے اس زندگی میں تگ و دو یہ ہونی چاہیے کہ آخرت میں جو ٹھکانہ ملے وہ حسین و خوشگوار ہو کیونکہ وہ زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ مگر) کتنا اچھا ہوا گر وہ اسے جان جائیں (اور تباہیوں سے بچ جائیں)۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾

65- پھر (اگر وہ یہ بھی نہیں سمجھتے تو ان کی توجہ ان کے ہی ان روّیوں کی طرف دلاؤ کہ) جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ سے دعائیں مانگتے چلے جاتے ہیں (خاص کر اگر طوفان کا خطرہ ہو تو پھر تو) خالص اسی پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن جب وہ انہیں (طوفان کی مصیبتوں سے) نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو یہ فوراً اللہ کے اختیار و اقتدار میں کسی اور کو شریک کر کے (اس کا شکر ادا کرنے لگ جاتے ہیں)۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚۛ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

66- (اور وہ یہ شرک اس لئے کرتے ہیں) تا کہ جو (نجات) ہم نے انہیں دی ہے وہ اس کی ناشکری کریں اور (اس طرح اللہ کو چھوڑ کر دنیا کے) فائدے اٹھاتے رہیں۔ مگر بہت جلد انہیں علم ہو جائے گا (کہ ایسے روّیے آخرِ کار رسوائے

تباہی کے کچھ نہیں دیتے)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

67-اور (جاننے کے لئے اگر یہ مزید مشاہدہ کریں اور) دیکھیں (تو ان پر واضح ہو جائے گا کہ کیا) ہم نے حرم کو (یعنی کعبہ کو) ایسی جگہ (نہیں) بنا دیا ہے جہاں امن ہے؟ حالانکہ (یہی سرزمین تھی) مگر اس کے اردگرد سے انسانوں کو اچک لیا جاتا تھا۔ (یہ ہیں ہمارے احکام وقوانین جن کی پیروی کے نتائج امن واطمینان کی صورت میں نکلتے ہیں)۔ لیکن کیا (اس حقیقت کے باوجود) یہ لوگ باطل (کے طریقوں) کو ہی تسلیم کرتے چلے جائیں گے اور اللہ کی نعمت کی (یعنی امن و اطمینان حاصل کرنے کے طریقوں کی) ناشکری کرتے رہیں گے یعنی ان کی ناقدری کرتے رہیں گے (تو پھر نتائج بھی امن واطمینان کی تباہی کی صورت میں ہی نکلیں گے)۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

68-اور (یہ سب کچھ واضح کر دینے کے بعد ان سے پوچھو کہ) اس سے بڑا سرکش و مجرم اور کون ہوسکتا ہے جو اپنے ذہن سے باتیں وضع کرے اور انہیں اللہ کی طرف منسوب کر دے یا جب سچائی اس کے پاس آئے تو (وہ بجائے اسے تسلیم کرنے کے) اس کو جھٹلانے میں لگا رہے تو کیا پھر ایسے منکرینِ حقیقت کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع 7 6 3

69-اور (ان کے برعکس) وہ لوگ جو ہمارے لئے جدوجہد کرتے ہیں (یعنی ہمارے احکام وقوانین کو قائم کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں) تو ہم ضرور ان کی رہنمائی اپنے راستوں کی جانب کر دیتے ہیں (یعنی ان کی رہنمائی ہم ان طریقوں وسلیقوں کی جانب کر دیتے ہیں جو ہمیں پسند ہوتے ہیں) اور یقیناً کہ جو لوگ عدل سے بڑھ کر حقیقی ضرورت مندوں کی زندگی کے حسن وتوازن میں اضافہ کرنے کی تگ ودو کرنے والے ہوتے ہیں (المحسنین) تو اللہ ضرور ان کے ساتھ ہوتا ہے (اور ان کا مددگار رہتا ہے)۔